رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — ربوہ

فی پرچہ

یوم: پنجشنبہ ★ ۱۴ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۰ امان ۱۳۳۴ھش ★ ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

رات کے آخری حصہ میں نیند پوری طرح نہیں آئی۔ آج صبح عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۸ مارچ بوقت ساڑھے سات بجے شام:۔ آج دن بھر حضور کی عام طبیعت بہتر رہی۔ مگر ہلکی حرارت تمام دن رہی شام کو ٹمپریچر ۹۸.۸ تھا اور بلڈ پریشر ۱۲۶ تھا۔ بازو کی طاقت میں بھی افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

۹ مارچ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح۔ شروع رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ مگر پھر نیند پوری طرح نہیں آئی۔ صبح ٹمپریچر ۹۸ تھا اور بلڈ پریشر ۱۲۸ تھا۔ عام طبیعت اس وقت بہتر ہے۔

حضور بغرض علاج اس وقت لاہور تشریف لے جارہے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور کے اس سفر کے بابرکت ہونے کی دعائیں خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرماوے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ علاج کی غرض سے آج صبح دس بجے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ سیدہ ام ناصر صاحبہ۔ سیدہ ام متین صاحبہ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ نیز پرائیویٹ سکرٹری صاحب کے علاوہ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سید داؤد احمد صاحب اور ناظر دیوان میاں غلام محمد صاحب اختر بھی حضور کے ساتھ لاہور گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام لاہور کے عرصہ کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

ایٹمی مشین پر ابتدائی تجربات بہت کامیاب رہے ہیں

لاہور ۹ مارچ برطانیہ سے جو ایٹمی مشین منگوائی گئی تھی اس پر پنجاب یونیورسٹی میں کام شروع کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں ابتدائی تجربات بہت کامیاب اور امید افزا ہیں — ایٹمی طاقت کی اسی قسم کی ایک اور مشین بھی برطانیہ سے منگوائی جارہی ہے۔ امید ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک یہاں پہونچ جائے گی۔

اسرائیل اور عرب ممالک میں بڑھتی ہوئی کشیدگی پر تشویش

لنڈن ۹ مارچ۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھنی ایڈن نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا میں نے مشرق وسطےٰ کے دورے میں یہ محسوس کیا ہے۔ کہ اس علاقے کی دفاعی تنظیم اشد ضروری ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اسرائیل کے ساتھ عرب ممالک کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے ایسی تنظیم پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکتی۔ آپ نے کہا برطانیہ نے اسرائیل اور عرب ممالک میں مصالحت کے لئے کافی کوشش کی ہے لیکن حالیہ واقعات نے اس کوشش کو ناکام بنادیا ہے۔

★ کراچی ۹ مارچ۔ پاکستان اور بھارت کے مندوبین کے امروزہ اجلاس میں منجمدہ پوسٹ آفس سیونگز بنک اکاؤنٹس کے انتقال اور منجمدہ پوسٹل لائف انشورنس پالیسیوں کے دعووں کے متعلق سوچ بچار کیا گیا۔

کرنل جمال عبد الناصر وزیر اعظم مصر اگلے ماہ پاکستان آئیں گے

قاہرہ ۲۹ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر افریقی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے انڈونیشیا جاتے ہوئے کراچی میں چند دن قیام کریں گے۔ کراچی کے علاوہ آپ دہلی بھی چند دن ٹھہریں گے۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق وزیر اعظم مصر چودہ اپریل تک۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے جکارتا پہونچ جائیں گے۔

شاہ اردن ۱۴ مارچ کو واپس جائیں گے

پشاور ۸ مارچ۔ شاہ حسین نے اپنے دورے میں توسیع کرتے ہوئے ایک دن کا اضافہ کر لیا ہے۔ انہیں ۱۳ مارچ کو واپس اردن روانہ ہونا تھا۔ لیکن اب وہ نئے پروگرام کے تحت ۱۴ مارچ کو روانہ ہوں گے۔ پشاور اور لاہور میں قیام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

ایران کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ جس ملک سے چاہے سمجھوتہ کرے

تہران ۹ مارچ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر نصر اللہ انتظام نے ایک بیان میں کہا گو ایران نے اس وقت تک کسی مجوزہ دفاعی معاہدہ میں شریک ہونے کا فیصلہ نہیں کیا تاہم ایک خود مختار مملکت کی حیثیت سے اسے پورا حق حاصل ہے کہ وہ جس ملک سے چاہے معاہدہ کرے۔

واضح رہے کہ وزیر خارجہ ایران نے یہ بیان روس کے اس انتباہ کے سلسلے میں دیا ہے۔ جو اس نے مغربی طاقتوں کی طرف ایران کے رجحان کے پیش نظر کیا تھا۔ یہ انتباہ روس کے سرکاری اخبار پروادا میں شائع ہوا تھا۔

مشرق بعید۔ ایڈن کا بیان

لنڈن ۸ مارچ۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھنی ایڈن نے آج دار العوام میں کہا کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کی رکنیت دینے اور فارموسا کے مستقبل کے متعلق تصفیہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ آبنائے فارموسا میں جنگ بند کرادی جائے اور کمیونسٹ ساحلی جزائر کو خالی کر دیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء

آؤ ہم عہد کریں

پچھلے دنوں ہم نے اس امر پر خدا تعالے کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز پر بیماری کا جو حملہ ہوا تھا۔ وہ بہت حد تک ٹل گیا ہے۔ احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اگر ہم بیماری کے اس حملے کے اصل سبب کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض اولین یہ ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالے کی ہدایات کے مطابق جماعتی کاموں کو باحسن طریق سرانجام دینے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کریں۔ تا ہم صحیح معنوں میں حضور کے دست و بازو بن کر حضور کی روح کو مسرت وانبساط سے لبریز کرنے کا موجب بن سکیں۔ اس ضمن میں ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارا اس انتباہ کے نتیجہ میں اپنی زندگیوں کے اندر انقلاب برپا کر لینا ہی حضور کی بحالی صحت کے لئے وہ اکسیر ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی اکسیر نہیں ؛

ہم نے جو کچھ لکھا تھا نہایت دردمندی کے عالم میں لکھا تھا۔ اور اس یقین کے ساتھ لکھا تھا۔ کہ بلا شبہ آج ہر سچے احمدی کے دل کی یہی آواز ہے۔ کہ اس بیماری کی شکل میں جماعت کو جو ابتلا آیا ہے۔ وہ دراصل ایک انتباہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالے نے حضور ایدہ اللہ تعالے کے وجود باجود میں جو عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ ہم اس کی کماحقہ قدر کریں۔ اور حضور ہمیں قربانی و ایثار کے جس اعلےٰ مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم لبیک یا امیر المومنین لبیک ! کہتے ہوئے اس مقام تک جا پہنچیں۔ ہمارا یہ یقین غلط ثابت نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی طرف سے ہمیں متعدد ایسے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہم نے جماعت کو قربانی و ایثار کی طرف توجہ دلا کر احباب جماعت کے دلوں کی صحیح ترجمانی کی ہے چنانچہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اپنے ایک تازہ مکتوب میں حضور ایدہ اللہ تعالے کی علالت کے بارے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”حضرت اقدس کی صحت دریافت کرنے کے لئے قادیان سے ایک نمائندہ گیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ازراہ کرم الفضل کے دو خاص پرچے دستی بھیجے ان میں یکم مارچ کا پرچہ بھی تھا۔ اس میں مندرج ایڈیٹوریل پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اور وہ دلی خوشی کا موجب ہوا جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ نے ہمارے دلوں کی پوری ترجمانی کی ہے۔“

اسی طرح جناب مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے:۔

”آپ نے یکم مارچ کے پرچے میں جو نوٹ ”حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت“ کے عنوان سے تحریر کیا ہے وہ دراصل ہم سب کے دلوں کی صحیح ترجمانی ہے ۔۔۔۔۔ ہمارے دلوں سے آپ کے حق میں دعائیں نکل رہی ہیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور جس غرض سے آپ نے یہ نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب افراد جماعت کو اسے پورا کرنے کی توفیق دے۔“

حب فی الواقعہ تمام احباب جماعت کے دلوں کی آواز یہی ہے کہ ہمیں اس ابتلاء کے بعد اپنے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے عین مطابق ہو۔ کہ تا حضور کا دل جماعت کا جوش عمل دیکھ کر باغ باغ ہو جائے۔ تو آؤ آج ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر پھر عہد باندھیں کہ ہم خدمت اسلام کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور علی الخصوص اس سال تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں ایک ایسی مثال قائم کر دکھائیں گے۔ کہ جو آئندہ سب کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔ وعدے لکھواتے وقت اس سال جماعت کے ایک حصے نے کسی قدر غفلت سے کام لیا تھا۔ جس کی وجہ سے حضور کو متعدد خطبات میں جماعت کو اس طرف توجہ دلانی پڑی تھی۔ اس غفلت کی تلافی کا یہی وقت ہے۔ آؤ ہم اس مرتبہ تحریک جدید کے چندے اس طرح دیوانہ وار ادا کریں۔ کہ سال کے آغاز میں ہی ہم میں سے ہر شخص یہ کہہ سکے۔ کہ میں نے اپنا وعدہ ادا کر دیا ہے۔ تحریک جدید کے چندوں کی یہ دیوانہ وار ادائیگی اس بات کا ثبوت ہوگی۔

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible] پر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے دعاؤں کی تحریک

بیماری کی تشخیص کے متعلق ڈاکٹر صاحبان کی رائے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری کے متعلق الفضل کے خاص نمبر مورخہ ۶/۳/۵۵ میں دعا کی تحریک شائع ہوئی تھی۔ اور الحمد للہ کہ جیسا کہ دوستوں کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تحریک کی وجہ سے جماعت میں دعاؤں کی طرف بیش از پیش توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بعد کی رپورٹ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت صاحب کی حالت میں مزید افاقہ کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ اور بائیں بازو کے اثر میں تخفیف پیدا ہونے کے علاوہ اعصابی حالت میں بھی افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔ چنانچہ کل صبح ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب نے لاہور سے آکر حضرت صاحب کا معائنہ کرنے کے بعد رفتار صحت کے متعلق تسلی کا اظہار کیا۔ اور اتنے دنوں کے بعد حضور کو بستر سے سہارے کے ساتھ اٹھا کر آرام کرسی پر بٹھایا گیا اور اس کے بعد تین چار قدم سہارے سے چلایا بھی گیا جس کی وجہ سے حضور کی طبیعت میں مزید بشاشت پیدا ہوئی۔ یہ سب ہمارے آسمانی آقا کے فضل و کرم اور دوستوں کی دردمندانہ دعاؤں کا نتیجہ ہے وان شکرتم لازیدنکم فنعم المولےٰ ونعم الوکیل۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری کی تشخیص کے متعلق بھی یہ اظہار کر دینا ضروری ہے۔ کہ سب ڈاکٹر صاحبان اس تشخیص پر متفق نہیں ہیں کہ یہ ضرور فالج ہی کا حملہ ہے۔ بلکہ گو بعض ڈاکٹر اسے فالج کی ہلکی قسم پریسز (paresis) کا حملہ قرار دیتے ہیں۔ مگر بعض ڈاکٹر اسے فالج قرار نہیں دیتے۔ بلکہ صرف خاص قسم کی اعصابی تکلیف کا دورہ خیال کرتے ہیں۔ بہرحال تشخیص جو بھی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ حضور کی کامل اور عاجل صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور دوسرے دوستوں میں بھی تحریک کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمارا اصل سہارا خدا کی رحمت پر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”تیری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر“

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

درخواستِ دعا

مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب افسر لنگر خانہ کئی دنوں سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حکیم صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے ؛ خاکسار ملک محمد عبد اللہ

جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ (مغربی افریقہ) کا تیسواں کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شرکت جلوس کا ایمان افروز منظر تبلیغی و تعلیمی ترقی اور مالی قربانی کا جائزہ

از مکرم قریشی محمد افضل صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ

جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ کا تیسواں سالانہ جلسہ سالٹ پانڈ میں مورخہ ۷-۸-۹ جنوری ۱۹۵۵ء منعقد ہوا جلسہ کی تاریخوں کا اعلان کئی ماہ پیشتر سے بذریعہ سرکلر لیٹر کیا گیا۔ افریقن مبلغین نے اپنے اپنے حلقوں میں جلسہ سالانہ کی اطلاعات بھجوائیں۔ جماعت احمدیہ اندرون ملک میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ جن تک بذریعہ ڈاک اطلاع بھجوانی مشکل ہوتی ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے کونہ کونہ سے ۱۵۰۰ مرد و عورتیں بطور نمائندگان جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔

جلسہ سے ایک دن پیشتر احباب جماعت اپنی اپنی لاریوں میں جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ لاریوں کے اندر سے قرآن کریم کی آیات، ادعیہ ماثورہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اشعار بلند آواز سے پڑھتے آتے تھے۔

انتظام مکانات

مسٹر بشیر الدین صاحب منتظم مکانات تھے گولڈکوسٹ کے لوگوں میں ایک دوسرے کے لئے قربانی، ضرورت کے موقعہ پر دوسروں کی امداد کرنا ایک مقدس فرض سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے مکانات وغیرہ حاصل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

سالٹ پانڈ کا شہر ایک عرصہ پہلے گولڈکوسٹ بھر میں تجارت کا اہم ترین مرکز تھا بندرگاہ ہونے کے علاوہ بڑی بڑی فرموں کے ذخائر تھے لیکن رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ نے اس کی رونق کو گل کر دیا۔ اور اب ایک عام قصبوں کی مانند ایک قصبہ رہ گیا ہے۔ اگرچہ اس کے بازار اور بڑی بڑی عمارتیں گزشتہ شان کی غمازی کرتی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے اہالیان شہر کو توقع ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے شہر کی رونق بھی عود کر آئے گی۔ اس لئے وہ پسند کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے یہیں ہوا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اہالیان شہر نے سالٹ پانڈ میں جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد کو بہت سراہا۔ اس کی تعمیر پر خوشیاں منائیں۔ درحقیقت اس شاندار مسجد نے شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

مکانات کے حصول کے لئے مسٹر بشیر الدین صاحب شہر کے چیف سے ملے۔ جن نے سارے شہر میں ڈھونڈی پٹوا دی کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے پیش نظر لوگ اپنے اپنے کمرے پیش کریں۔ اس اعلان کے بعد مسٹر بشیر الدین صاحب نے شہر کا چکر لگایا اور مکانات کی فہرست تیار کر لی۔ اور جوں جوں مہمان آتے جاتے۔ مسٹر بشیر الدین انہیں مقامی معاونین کے ساتھ ان کے کمروں میں بھجوا دیتے۔

تیاری جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کے لئے اس دفعہ بہتر مقام تجویز کیا گیا۔ جو ملک کی بڑی شاہراہ کے عین کنارے پر اور تعلیم الاسلام سکول کے سامنے تھا۔ جلسہ گاہ کے مقام پر سایہ کا انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے اردگرد کی جماعتوں۔ منکسیم۔ بے نی کروبیم۔ ابرا اور السیم کی جماعتوں نے بانس مہیا کئے۔ اور جلسہ گاہ تیار کی۔ جلسہ گاہ میں بیٹھنے کے لئے سیٹوں کا انتظام کیا گیا۔ اور اس کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے مزین کیا گیا۔

سٹیج پر پاکستانی مبلغین اور مقررین اصحاب کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ سامنے کی طرف جملہ چیف و رؤسا تھے۔ ایک طرف عورتوں کے لئے مخصوص تھی

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ۷ جنوری کو جمعہ کے بعد ۲½ بجے شروع ہوا۔ جماعتیں گروپ کی صورت میں اشعار پڑھتی ہوئی آئیں۔ ان جلوسوں کا نظارہ بہت ایمان افروز تھا

تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد افتتاحی تقریر ہوئی جس میں قریشی محمد افضل صاحب قائمقام امیر نے گزشتہ سال کے کام پر ریویو کیا۔ آپ نے بتایا کہ باوجود بعض مشکلات کے تبلیغ اسلام اور چندوں کی آمد میں زیادتی ہوئی پاکستانی اور افریقن مبلغین انتہائی جوش و خروش سے اہل وطن کو حقیقی اسلام اور احمدیت کا روح پرور پیغام پہونچا رہے ہیں۔ احباب جماعت چندہ عام اور دیگر ہنگامی چندوں میں جانفشانی سے حصہ لے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مجوزہ سفر امریکہ کے لئے احباب جماعت نے ۳۷۰ پونڈ کی رقم داخل خزانہ کروا دی ہے۔ عیدین کے موقعہ پر ایک ہزار پونڈ کی رقم جمع ہوئی۔ الغرض کیا تبلیغ اور کیا چندے ہر میدان میں احمدیان گولڈکوسٹ نے نمایاں حصہ لیا

گولڈکوسٹ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ اگرچہ احمدیہ کالج کماسی کی عمارت تشنۂ تکمیل ہے۔ تاہم اس سال کالج میں ایک وسیع کمرے اور لمبے برآمدے کا اضافہ ہوا۔ احمدیہ کالج کماسی کی عمارت ماڈرن طریقہ پر بنائی جا رہی ہے مستقبل کے لئے سلسلہ کی عمارتوں کو بنانے کے لئے ایک بلڈنگ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو عمارتوں کے لئے فنڈ جمع کرے گی، اور حسب ضرورت اسے مفید عمارتی کاموں پر خرچ کرے گی۔ سر دست تین اہم عمارتوں کا سوال درپیش ہے۔ (۱) تکمیل احمدیہ کالج کماسی (۲) سویڈرو عربک سکول بلڈنگ (۳) احمدیہ مشن ہاؤس اکرہ۔

اس کمیٹی کے پاس اس وقت تک پانچ صد پونڈ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اور ابھی یہ تحریک جاری ہے۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ گولڈکوسٹ کی آل افریقن اسمبلی میں دو احمدی دوست مسٹر آرم احنڈے اور بی کے آدم منتخب ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک احمدیہ جماعت گولڈکوسٹ وطن کی خدمت کے لئے پیش پیش ہے۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد مسٹر جمال الدین صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور حضور کی سیرت پر تقریر کی۔ ازاں بعد تین حلقوں کے چیف رؤسا نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ سنائی۔ نیز ان حلقوں میں متعین مبلغین نے اپنی اپنی تبلیغی رپورٹ پیش کی۔

دوسرے دن دو اجلاس ہوئے پہلا اجلاس آٹھ بجے سے بارہ بجے تک اور دوسرا اجلاس ۲ بجے سے ۵ بجے تک۔ جس میں مسٹر بشیر الدین صاحب نے اپنے قبول اسلام کے دلچسپ حالات بیان کئے۔ یہ دوست عیسائی خاندان سے ہیں۔ اور پہلے کیتھولک ہوا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے اپنی زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور اب جماعت کے سکرٹری دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ مسٹر بشیر الدین صاحب محترم مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ گولڈکوسٹ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ ان کے عیسائی دوست کہتے ہیں کہ آپ کم از کم سالٹ پانڈ میں تو تبلیغ اسلام نہ کیا کریں۔ کیونکہ کچھ عرصہ پہلے وہ اس شہر میں سرگرم عیسائی ہوا کرتے تھے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ انہیں تو زیادہ شوق یہی ہے۔ کہ وہ اپنے عیسائی رشتہ داروں اور عیسائی والد کو اسلام کی نعمت سے مالا مال کریں۔

مسٹر بشیر الدین صاحب کے علاوہ محترم سعود احمد صاحب وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی نے تحقیق قبر مسیح پر فاضلانہ تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور بائیبل کے حوالہ جات سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا زندہ صلیب سے بچ جانا اور کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر آنا اور ان کی قبر کا سرینگر میں ہونا سب واضح دلائل سے ثابت کیا۔

حاجی حسن عطا نے اپنے قیام پاکستان کے دلچسپ واقعات اور ایمان افروز حالات جماعت کو بتائے۔ اب بھی جبکہ انہیں واپس آئے چار سال ہو چکے ہیں۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ربوہ کے تصور سے چشم پُر آب ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں کئی ایک چیف رؤسا اور مبلغین نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ جملہ تقاریر کو ازحد پسند کیا گیا۔

عشاء اور فجر کی نمازوں کے بعد احمدیہ مرکزی مسجد میں محترم ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کماسی اور مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب مبلغ انچارج اکرہ نے تقاریر کیں۔

ہماری مرکزی مسجد سالٹ پانڈ دراصل ہزاروں کی جماعت کی وسعت کے مطابق تعمیر کی گئی ہے، اس لئے یہی ایک موقعہ ایسا ہوتا ہے کہ نمازیوں سے مسجد بھر جاتی ہے۔ ورنہ اتنی بڑی مسجد میں سو پچاس آدمی تو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتے۔

تحریک چندہ خاص

گولڈکوسٹ میں قاعدہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مشن کی امداد کے لئے چندہ خاص کی اپیل کی جاتی ہے چنانچہ حسب دستور جلسہ کے دوسرے دن دونوں اجلاسوں میں اس چندہ خاص کی اپیل کی گئی۔ جس میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس موقعہ پر متعدد دوست اسلامی اشعار گا گا کر لوگوں کو قربانی میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کرتے ہیں ایسا موقعہ اس ملک میں قابل دید ہوتا ہے۔ عورتوں مردوں نے یکساں شوق سے حصہ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۳۵۶ پونڈ کی رقم جمع ہوئی۔

جلسہ کے دنوں میں ایک بحری تار سیرالیون سے مولانا نذیر احمد صاحب علی امیر سیرالیون کا آیا۔ اور ایک دوسرا بحری تار مولانا محمد ابراہیم

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا میں اضطراری کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کو جوش دلاتی ہے

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کیلئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں۔ اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں۔ لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

انسپکٹران تحریک جدید کی ضرورت

وکالت مال تحریک جدید کو چند مستعد محنتی اور تجربہ کار انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ میں چار گریجوایٹ واقفین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جن کو کم از کم تین سال پڑھانے کا تجربہ ہو۔ مضامین۔ انگریزی۔ حساب۔ جغرافیہ۔ سائنس۔ عربی۔ کیمسٹری۔ فزیالوجی اور ہائیجین ہوں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سلسلہ کی اس فوری ضرورت کے پیش نظر اپنے آپ کو وقف کے ماتحت پیش کریں۔ تاکہ جلد از جلد اس فوری ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نیوی میں بھرتی

پانچ تک تعلیم یافتہ و نویں تک تعلیم یافتہ۔ نیز میٹرک مختلف اسامیوں میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ شائع شدہ پروگرام کے مطابق نیوی ریکروٹنگ افسر صاحب کوہاٹ و بنوں و مردان و کیمل پور۔ راولپنڈی و مری و ایبٹ آباد۔ جہلم و سیالکوٹ و لاہور و منٹگمری و لائل پور مقامات میں ۳/۵۵ و ۴/۵۵ ۸ و ۲۲ کے درمیان مقررہ تاریخوں پر روزانہ ۹ بجے صبح بھرتی کریں گے۔ ہر ایک دفتر روزگار بھرتی سے تفصیلات مل سکتی ہیں خواہشمند احباب فائدہ اٹھائیں۔ (سول لاہور ۳/۵۵)

دعوت ولیمہ

مکرم بابا صدر دین صاحب درویش قادیان کے پوتے عبد الرحمٰن صاحب دوکاندار محلہ دار الصدر الف کے بڑے فرزند عزیزم عبد المنان صاحب کی دعوت ولیمہ مؤرخہ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء ۷ بجے شب ان کے مکان واقعہ محلہ دار الیمن پر ہوئی۔ جس میں بہت سے مقامی احباب نے شرکت کی۔ مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق ناظر ضیافت نے دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کروائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ آمین (عبد العزیز ڈرائنگ ماسٹر محلہ دار الصدر الف)

ولادت:۔ میرے چھوٹے بھائی خواجہ محمد اکرم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا کی ہے احباب اس بچی کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نو مولودہ بچی خواجہ غلام احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ (خواجہ محمد امین)

نقد و نظر

(۱) سیر روحانی (جلد اوّل) ناشر الشرکت الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ — کاغذ اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ بڑی تقطیع کے ۳۲۸ صفحات۔ اس جلد میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۳۸ء و ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء کی تقاریر شامل ہیں جو ان سالوں میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائیں۔ حضور کی یہ مسلسل تقریر ابھی ختم نہیں ہوئی۔ پہلے ایک جلد میں پہلے سال کی تقریر شائع ہوئی تھی۔ جو موجودہ حصہ اوّل میں ہی شامل کر دی گئی۔ اس بصیرت افروز تقریر کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں وہ احباب جنہوں نے یہ تقریر سنی ہے جانتے ہیں کہ حضور نے اس میں کتنے روحانی اور دینی نکات کے موتی پروئے ہیں۔

(۲) نبیوں کا سردار (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی) مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ناشر الشرکت الاسلامیہ قیمت دو روپیہ۔ کتابی سائز پر ۱۲۳ صفحات۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات اکثر لوگوں نے لکھے ہیں۔ مگر اس مختصر کتاب میں گویا کوزہ میں دریا بھر دیا گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۳) دس سوالوں کے جوابات (اور مولانا مودودی کے جوابات پر تبصرہ) ناشر الشرکت الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ کتابی سائز کے ۲۵۶ صفحات۔ پنجاب کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت نے تمام پارٹیوں سے دس سوالات کے جواب طلب کئے تھے۔ اس کتاب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جو جوابات دئیے گئے تھے درج ہیں۔ نیز سید ابو الاعلیٰ مودودی کے جوابات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

(۴) رسالہ حج مصنفہ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری۔ ناشر الشرکت الاسلامیہ ربوہ۔ کاغذ لکھائی چھپائی بہتر۔ کتابی سائز کے ۸۴ صفحات۔ اس رسالہ میں حج کی تعریف۔ بیت اللہ شریف کی ابتدائی تاریخ۔ زمانہ جاہلیت میں ملت ابراہیمی کا بگاڑ۔ حج کی اقسام۔ حج اور عمرہ کی حکمت و اس کے فائدے وغیرہ مضامین کا مختصر بیان کیا گیا ہے

(۵) علامات شناخت انبیاءؑ مصنفہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ ناشر الشرکت الاسلامیہ کتابی سائز پر ۴۸ صفحات کے اس مختصر رسالہ میں چودہ ایسی علامات کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ایک سچے نبی کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔

(۶) اسلامی اصول کی فلاسفی مصنفہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ناشر الشرکت الاسلامیہ۔ کتابی سائز ۲۰۸ صفحات کاغذ اور لکھائی اچھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مشہور لیکچر کسی تعریف کا محتاج نہیں۔

(۷) عبرتناک انجام مصنفہ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر (منجھ) ناشر الشرکت الاسلامیہ۔ کتابی سائز کے ۱۲۰ صفحات۔ اس میں مسٹر ڈوئی امریکی کذاب کے عبرتناک حالات امریکی اخبارات اور خود مسٹر ڈوئی کی تصنیفات میں سے بیان کئے گئے ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں اس کو جو ناکامی ہوئی اور جو انجام اس کا ہوا۔ اس کا ذکر ہے

(۸) آزاد بھارت ناشر و مصنفہ مکرم عبد اللہ صاحب گیانی گجرانوالہ۔ قیمت دو روپیہ کتابی سائز پر ۲۳۲ صفحات۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ
اس کتاب کے مصنف نے بھارت کے اخبارات اور بھارتی تصنیفات سے بھارت کے بعض ناگفتہ بہ حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ مصنف سے گوجرانوالہ مکان نمبر ۴۵۳ اڈا قلعہ میہاں سنگھ سے طلب کریں۔

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کے والد بزرگوار عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ اب ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ نور الدین خوشنویس محلہ دار الرحمت ربوہ

(۲) خاکسار ۱۴ سال سے متعدد شدید امراض میں مبتلا ہے۔ احباب روحانی و جسمانی صحت کاملہ و شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت سمبلپور اڑیسہ انڈیا)

(۳) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ اب پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرشید ارشد ہمّا)

(۴) خاکسار کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت یابی عطا فرمائے آمین فضل حق ملک سیکرٹری تعلیم و تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

احباب جماعت کا فرض

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

احباب کو علم ہے کہ ان کا مقدس امام ان دنوں صاحب فراش ہے۔ گو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فالج کے حملہ کا اثر بہت حد تک دور ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک حضور کو کامل صحت نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدی احباب اپنی اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرنے اور صدقات دینے میں مصروف ہیں۔

اس بات سے تو کوئی بھی احمدی ناواقف نہیں ہو سکتا کہ ہمارا یہ مقدس امام بہت بلند شان اور عظمت کا مالک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیاں حضور کی ذات بابرکات سے وابستہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل ہی اسلامی لٹریچر میں آپ کی پیشگوئیاں اجمالی رنگ میں پائی جاتی ہیں چنانچہ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی امت کو مسیح موعود کی آمد کی بشارت دی ہے۔ وہاں اجمالی رنگ میں "یتزوج و یولد لہ" کا ارشاد فرما کر حضور کے ظہور کی پیشگوئی بھی فرما دی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں ایک مقام پر فرمایا ہے:-

"مسیح موعود کی خاص علامتوں میں یہ لکھا ہے کہ .... وہ بیوی کرے گا۔ اور اس کی اولاد ہوگی ...... یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا اور وہ دین اسلام کی حمایت کریگا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۲)

اس کے علاوہ بعض دوسرے مسلمان بزرگوں نے بھی حضور کے ظہور سے متعلق پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی نے امت محمدیہ کو امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کا پیغام سناتے ہوئے یہ خوشخبری دی ہے کہ:-

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نعمت اللہ ولی کے اس شعر کی تشریح میں فرمایا ہے:-

"جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا عطا دے گا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اس کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۴)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے مقدس امام کے متعلق قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے ذریعہ لوگوں کو خبریں دی ہوئی ہیں۔ ایسے مقدس اور بابرکت امام کا سایہ ہمارے سروں پر جتنے بھی لمبے عرصہ تک قائم رہے۔ وہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہوگی۔

جیسا کہ احباب نے اخبار الفضل کے ذریعہ پڑھ لیا ہوگا کہ حضور کے معالج تمام ڈاکٹروں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ حضور کو مکمل آرام کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلئے جہاں ہم سب احمدی کہلانے والوں کا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اس مقدس امام کی صحت یابی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور دعائیں کریں۔ اور صدقات پیش کریں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم حضور کو مکمل آرام دینے میں بھی اپنے اپنے رنگ میں ضرور کچھ نہ کچھ حصہ ڈالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور کے جو کام اور نشانات خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی بہت بڑا نشان ہے۔ کہ

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشہور و معروف الہام بھی ہے کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

حضرت مصلح موعود کا زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح کی تبلیغ کا زمین کے کناروں تک پہنچنا لازم ملزوم باتیں ہیں۔ اور ایک ہی سلسلہ کی دو مختلف کڑیاں ہیں۔

ہمارے مقدس امام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے میں عملی رنگ میں نہایت شاندار حصہ لیا ہے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے خدام حضور کی ہدایت کے ماتحت دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور یہ سب کچھ تحریک جدید ایسی بابرکت اور مبارک تحریک کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس بیماری کے دوران میں بھی ہمارے مقدس امام کے دل میں کوئی تڑپ ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کی تبلیغ کے جہاد کو کامیاب بنایا جا سکے۔

پس اب ہر احمدی دوست کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے۔ اور دیکھے کہ اس نے اپنے مقدس امام کی اس بیماری میں اسے آرام اور راحت پہنچانے کے لئے کیا حصہ ڈالا ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے میں عملی رنگ میں کیا کوشش کی ہے۔

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے

(حضور ایدہ اللہ)

بیرونی ممالک میں مشنری بھجوائے جائیں۔ لٹریچر بھجوایا جائے .... اور اسے پھیلایا جائے۔ کمیونزم کوئی نئی چیز نہیں۔ روس نے طاقت پکڑنے کے لئے ایک نئی تھیوری بنائی ہے۔

تم نے اسلامی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ دنیا کے پاس امن نہیں۔ اور اسے اس وقت تک امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اسلام کی امن بخش تعلیم ان تک نہ پہونچے۔

دنیا اندھیرے میں ہے۔ جو شخص اسلام کے سورج کو چڑھانے کے لئے مدد نہیں کرتا۔ وہ اسے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس کا خیر خواہ نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تیس چالیس کے قریب مشن قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے اکثر تحریک جدید کے ذریعہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چھوٹا کام ہونے کی وجہ سے ابھی مرکزی خرچ زیادہ ہے۔ اگر کام زیادہ پھیل گیا۔ تو یہ خرچ کم ہو جائے گا۔

اول گو ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہر مبلغ کو زیادہ سے زیادہ خرچ دیں تا وہ نہ صرف یہ کہ خود اچھی طرح گذر کر سکے۔ بلکہ مختلف جگہوں پر دورہ کر کے تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے زیدہ طالب علم بلائے جائیں۔ اور انہیں دینی تعلیم دے کر تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

تیسرے ضروری لٹریچر وسیع پیمانہ پر تیار کیا جائے۔

چوتھے تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے۔ اور انیس سال کے دورہ کو اس کا اختتام نہ سمجھا جائے۔ یہ دور تو ہمیں اس لئے ملا تھا کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔

اب میں نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔

جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے پانچ روپیہ چندہ دینے کی شرط ہے۔ لیکن جو شخص پانچ روپیہ چندہ نہ دے سکے۔ وہ اپنے ساتھ پانچ اور اشخاص ملا کر پانچ روپیہ دے دے۔ لیکن یہ پانچ کا عدد حساب کی سہولت کے لئے قائم رہے گا ــــ تحریک جدید میں اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کوئی احمدی تحریک جدید سے باہر نہ رہے۔ اور وہ جو دور اول دے رہے ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کسی سال کا بقایا بھی ہے۔ تو ادا کریں تا اس سے تحریک جدید کے مبلغوں کو لٹریچر وغیرہ بھجوانے میں مدد ہو۔ اور ان کا نام بھی انیس سالہ فہرست میں آ جائے۔

(وکیل المال)

گریجوایٹوں کیلئے سنہری موقع

غیر ملکی ملازمت کے لئے ابھی درخواستیں کرنے کا موقعہ ہے۔ توقف سے موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ گریجوایٹ احباب معرفت مقامی امیر جماعت جلد درخواست ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۷/۲/۵۵ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے خادم دین بننے اور عمر کی درازی کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار محمد علی ظفر، الیکٹرو یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ)

المُسْلِمُ مِرْآۃُ المُسْلِم (حدیث نبویؐ)

(از کمال یوسف صاحب متعلم جامعۃ المبشرین)

اسلامی معاشرے کی اصلاح ایک اہم ذمہ داری ہے۔ جو ہر "مسلمان" پر عائد ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا تھا۔ "المسلم مرآۃ المسلم" کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہے۔

انسان عیب بینی اور تزئین حسن کے لئے آئینہ دیکھتا ہے۔ آئینہ میں اس کو اپنا عکس نظر پڑتا ہے۔ جسے دیکھ کر وہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ لیکن اگر آئینہ میں بال آجائے۔ یا "جوہر نمائش" مفقود ہو۔ تو اس میں سے کچھ بھی دکھائی نہ دے گا۔ اس لئے ہر مسلمان پر پہلے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ آئینہ بنے۔ یعنی وہ اتنا صاف ہو۔ کہ لوگ اس کو اپنا سکیں۔ اس کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر سکیں۔ جب تک وہ ذاتی جوہر اخلاق سے مزین نہیں ہوتا۔ اپنی سوسائٹی اور معاشرہ کے حقوق تلف کرتا ہے۔ اور وہ اپنے ماحول کے لئے مفید نہیں۔ "المسلم مرآۃ المسلم" کی حدیث ہم پر دو ذمہ داریاں ڈالتی ہے۔ ایک یہ کہ ہم خود آئینہ بنیں۔ دوسری یہ کہ دوسروں کو اپنے لئے آئینہ بنائیں۔ جہاں تک اول الذکر ذمہ داری کا تعلق ہے۔ ہمیں ایک خوبصورت آئینہ بننا چاہیئے۔ جس طرح آئینہ دیکھنے والا اس میں اپنے عیوب دیکھتا اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ مگر وہ آئینہ صرف اسی شخص پر اس کے عیوب ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے شخص کو پہلے شخص کے عیوب نظر نہیں آتے۔ بلکہ وہ بھی اپنے ہی عیوب دیکھ سکتا ہے۔ گویا آئینہ کی طرح ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ جب ہم کسی کے عیب کو دیکھیں۔ تو لب کشائی نہ کریں۔ بلکہ چشم اغماض سے کام لیں۔ پھر دوسرا فرض یہ ہے۔ کہ اس شخص پر اظہار کر دیں۔ کہ تم نے یہ غلطی کی ہے۔ تاکہ وہ اصلاح کر لے۔ اور یہ مسلمان کا ایک منفی فرض ہے۔ قرآن مجید نے اس مفہوم کو ینھون عن المنکر کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ برائیوں سے روکیں کیونکہ جب تک ہم میں یہ اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ ہم اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے ایک بھائی کو اس کی غلطی پر ٹوک سکیں۔ اس کی اصلاح کر سکیں۔ کامیابی کا منہ دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوگا۔ قرآن مجید نے تین گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ گروہ ہے جو بدیاں کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ دوسرا وہ گروہ ہے۔ جو نیکیاں کرتے ہیں۔ مگر برائیاں کرنے والوں کو نہیں روکتے نہیں۔ یہ دونوں گروہ تباہ ہوں گے۔ ایک تیسرا گروہ ہے جو نیکیاں بھی کرتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا بھی ہے۔ یہی لوگ فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں گے۔ اس لئے اگر ہم میں یہ اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ ہم سوسائٹی کے عیوب کا تدارک کر سکیں تو ہم اپنے معاشرہ کے حقوق پس پشت ڈال رہے ہیں۔ المسلم مرآۃ المسلم کی حدیث ہمیں تلقین کرتی ہے۔ کہ ہم آئینہ بنیں۔ اپنے بھائی کے عیوب صرف اسی پر ظاہر کر کے اس کی اصلاح کریں۔ مگر اس کی تشہیر نہ کریں۔ تاکہ اس کی فضیحت نہ ہو۔ اور قوم میں بھی گناہ کی اہمیت کم نہ ہو۔ کیونکہ اگر گناہ کی تشہیر کی جائے۔ تو پھر لوگ اس کے کرنے میں باک محسوس نہیں کرتے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من قال ھلک القوم فقد اھلکھم کہ جو شخص شور ڈالتا ہے۔ اور آواز بلند کرتا ہے۔ تو وہ قوم کو تباہ کرتا ہے۔ اصلاح نہیں کرتا۔

آئینہ کی دوسری خوبی تزئین حسن ہے۔ اور مسلمان میں یہ خوبی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا کردار اتنا دلآویز اور خوبصورت ہو کہ وہ اپنی سوسائٹی کے لئے باعث عزت و افتخار ہو۔ لوگ اس کو دیکھ کر نیکیوں میں قدم بڑھائیں۔ اور برائیوں سے دور بھاگیں۔ قرآن مجید نے اس مفہوم کو یامرون بالمعروف سے ادا کیا ہے۔ اور انسان نیکی کی تلقین تبھی کر سکتا ہے۔ جب وہ خود ان خوبیوں کو پیدا کر چکا ہو۔

مؤخر الذکر ذمہ داری جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو آئینہ بنائے۔ ایک نفسیاتی نتیجہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ عقلمند لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے وزن کا اندازہ لگانا ہو۔ کہ وہ شخص کیسا ہے۔ تو بجائے اس کے متعلق سوال کرنے کے اس کے ساتھیوں کے متعلق سوال کیا جائے۔ عربی کا ایک شعر ہے۔

> یقاس المرء بالمرء
> اذا ما المرء ماشاہ

کہ کوئی شخص جس کے ساتھ چل رہا ہو۔ اس کے ساتھی سے اس کی شخصیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر ساتھی جھوٹ بولتا ہے۔ تو یقیناً اس شخص کو بھی ہم جھوٹا ہی کہیں گے۔ کیونکہ ہم جلیس کے ساتھ ہی اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اب اگر ہم دوسروں کو اپنا آئینہ بناتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ہم ان کے عیوب کو اپنا اور ان کی خوبیوں کو اپنی خوبی سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں اصلاح احوال کی طرف اور زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ جب ہم زید کو جھوٹ بولتے دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں محسوس ہوگا۔ کہ زید کی یہ غلطی ہماری اپنی غلطی ہے۔ اس سے ہمیں بھی نقصان پہنچے گا۔ اس کے زہریلے اثرات مجھ پر اور میرے عزیزوں پر اثر انداز ہوں گے۔ ص

ص ۴ اور وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہوں گے۔ پھر وہ پوری توجہ اور ہمدردی کے ساتھ زید کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوگا۔ لیکن اگر زید میں کوئی برائی نہیں۔ بلکہ بہت سی خوبیوں کا مالک ہے۔ تو نفس میں رغبت پیدا ہوگی۔ کہ میں بھی اس کو اخذ کر سکوں۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمان کو آئینہ کہہ کر معاشرہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے ہمیں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے آئینہ بننا ہے۔ اور اسی سے ہم معاشرہ کے لئے مفید بن سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

کراچی

مورخہ ۲۷ ۲/۵۵ کی شام کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر ملی۔ خبر کے پہنچتے ہی مکرمی محترمی امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے حلقوں میں اطلاع کرانے اور دعاؤں کی تحریک کرنے کا انتظام فرمایا۔ نائب امیر صاحب شیخ رحمت اللہ اور جنرل سیکرٹری میجر شمیم احمد صاحب اور سیکرٹری تجارت مکرمی چودھری احمد مختار صاحب موٹر میں تمام حلقوں میں گئے۔ یہ انتظام بھی کیا گیا ہے۔ کہ روزانہ ایک بکرا صدقہ دیا جائے۔ ۲۸ ۲/۵۵ سے روزانہ ایک بکرا صدقہ دیا جاتا ہے۔ یہ گوشت قریباً ۶۰-۶۵ غرباء میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ دعائیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (خلیل الرحمٰن)

داؤد خیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی اطلاع جماعت احمدیہ داؤد خیل ضلع میانوالی کو بذریعہ ضمیمہ الفضل (مورخہ ۲۷ ۲/۵۵) مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۵ء کو ملی۔ فوراً دوست جمع ہوئے۔ اجتماعی دعا کی گئی۔ چندہ اکٹھا کیا۔ ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ مزید ایک بکرا صدقہ دیا جائیگا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ دیر تک ہم لوگوں کے سروں پر قائم رکھے۔ خاکسار محمد ضیاء الحق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ داؤد خیل ضلع میانوالی۔

چاہ اسماعیل والہ (ڈیرہ غازیخاں)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اچانک علالت کے پیش نظر جماعت نے حضور کی صحت کاملہ کے لئے آدھ گھنٹہ تک اجتماعی دعا کی۔ اور صدقہ کے لئے مبلغ ۲۵ روپے اکٹھے کر کے ایک دنبہ خریدا گیا۔ اور اسے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ شام کی نماز میں مردوں کے علاوہ بچوں اور مستورات نے بھی مل کر حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی۔ خاکسار عبد الواحد خاں احمدی مبلغ جماعت احمدیہ چاہ اسماعیل والہ ڈیرہ غازی خاں۔

پورن نگر سیالکوٹ

حضور کی بیماری کی اطلاع موصول ہونے پر صدقہ کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کیا گیا۔ اور دوستوں کو حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ یکم مارچ کی صبح کو ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اس سے پہلے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ گوشت غریبوں میں تقسیم کیا گیا۔ حضور کی صحت کے لئے ہر نماز میں دعا مانگی جاتی ہے۔ خاکسار بشیر الدین زعیم حلقہ پورن نگر سیالکوٹ شہر

اوکاڑہ

حضور کی علالت کی خبر پڑھ کر اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک بکرا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اور ایک جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی طرف سے صدقہ دیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرما دے۔

خاکسار روشن الدین صراف اوکاڑہ چونک کلاں

حافظ آباد

جماعت احمدیہ حافظ آباد کی طرف سے حضور کی صحتیابی کے لئے ایک بکرا اور ایک دنبہ پہلے صدقہ کے طور پر دیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ خدام نے چندہ کر کے ایک دیگ پلاؤ کی پکوا کر غرباء میں تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار عبد الرحمٰن جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد۔

ظفروال

سیدنا حضرت اقدس کی اچانک بیماری کا سنکر حضور انور کی صحت و سلامتی کے لئے پرسوز دعائیں کی گئیں۔ مستورات و بچے بھی شامل ہوئے۔ ۱۵/۸/- روپے کے قریب رقم اکٹھی کر کے غرباء و یتامیٰ میں تقسیم کی گئی۔ خاکسار محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ۔

خانپور

بروز جمعہ جماعت احمدیہ خانپور کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ حضور کے لئے دعا بھی کی گئی۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور بیماری کو ناامیدوں کو معاف فرمائے۔ فضل برادرز سوپ مرچنٹس خانپور۔

چونڈہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اچانک بیماری کی خبر سنکر جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کے طور پر دیا گیا۔ اور کچھ رقم مسکینوں میں تقسیم کی گئی۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار محمد وارث پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

ایک اسلامی مملکت — اردن

ہاشمی سلطنت

اردن کی ہاشمی سلطنت میں سابقہ شرق اردن اور بیت المقدس سمیت فلسطین کا مشرقی حصہ شامل ہے۔

اردن کی سرحد۔ شمال میں شام۔ مشرق میں عراق اور جنوب میں سعودی عرب سے ملتی ہے۔ مغرب کی جانب اسرائیل واقع ہے۔ اسکی اور اردن کی سرحد ایک خط متارکہ جنگ سے بنائی گئی ہے۔ سعودی عرب کی سرحد کے نزدیک اردن کا جنوبی حصہ سمندر سے ملتا ہے۔ جسے خلیج عقبہ کہتے ہیں۔

مختصر تاریخ

سلطنت عثمانیہ کے دور میں اردن کی ہاشمی سلطنت ملک شام میں شامل تھی۔ جس میں اس زمانہ میں موجودہ شام کے علاوہ لبنان اردن اور فلسطین بھی شامل تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد امیر عبداللہؓ نے شرق اردن کی سلطنت قائم کی۔ اور اپنے امیر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اردن کے مغربی ساحل سے بحر مردار تک کا علاقہ فلسطین میں شامل تھا۔ اور وہ برطانیہ کے زیر انتداب تھا۔ اور شام اور لبنان فرانس کے زیر انتداب تھا۔ ۱۹۲۸ء میں ملک کی پہلی پارلیمنٹ سے برطانیہ کے ساتھ نئے معاہدہ کی توثیق کرنے کے لئے کہا گیا۔ جس کے رو سے شرق اردن کو داخلی معاملات میں خود مختاری حاصل ہو گئی۔ اور اس زمانہ سے امیر عبداللہؓ نے ملک میں انتظامی اور معاشی اصلاحات کے ذریعہ اپنی حکومت کو مستحکم کرنے اور ملک میں امن و سلامتی قائم کرنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ کیونکہ وہ اپنے زیر نگیں علاقوں پر اپنی خود مختاری کو تسلیم کرانا چاہتے تھے۔ ۲۵ مئی ۱۹۴۶ء کو برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ جس کے رو سے شرق اردن کو مکمل خود مختاری حاصل ہو گئی۔ اور امیر عبداللہ اردن کی ہاشمی سلطنت کے بادشاہ تسلیم کر لئے گئے۔

حکومت

اردن کا دستور جمہوری ہے۔ ملک کا سربراہ بادشاہ ہے۔ اور اسکی ایک کابینہ ہوتی ہے۔ جو داخلی اور خارجی پالیسیوں کے سلسلہ میں ایوان نمائندگان یعنی پارلیمنٹ اور سینیٹ کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

باشندے

اردن کی آبادی تیرہ لاکھ تیس ہزار ہے۔ اس ملک کے باشندوں میں عرب مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ اور عیسائی عرب اقلیت میں ہیں۔ آبادی کا دسواں حصہ بدوؤں پر مشتمل ہے۔ جو خانہ بدوش لوگ ہیں۔ اور عراق، سعودی عرب اور شام کے ریگستانوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ نئی مملکت قائم ہونے کے بعد حکومت نے ان قبائل کو زرخیز زمینیں تقسیم کیں۔ تاکہ وہ آباد ہو سکیں۔

ملک کی آب و ہوا اچھی ہے۔ اکتوبر سے دسمبر تک اور مارچ سے مئی تک موسم بہت خوشگوار ہوتا ہے۔ آخر الذکر مدت کے دوران میں ملک میں کثرت سے خوبصورت پھول پیدا ہوتے اور فضا کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں۔ ملک کے شمال میں صنوبر کے جنگلات اور مشرق میں پتھریلے ریگستان پائے جاتے ہیں۔

شہر

اردن کے دارالحکومت عمان کی آبادی تقریباً دو لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس خوبصورت شہر نے کتنی تیز رفتار ترقی کی۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس نئی مملکت کے قیام سے قبل یہ ایک معمولی گاؤں تھا۔ اس کے علاوہ یروشلم۔ ہبرو۔ بیت اللحم۔ عقبہ وغیرہ اس ملک کے دیگر شہر ہیں۔

معدنی وسائل

اردن معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ لیکن ابھی اکثر معدنی وسائل سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔ عمان سے قریباً ۱۴ کلومیٹر شمال میں اور اس کے ۱۲۰ کلومیٹر جنوب میں فاسفیٹ کے ذخیرے اور عقبہ سے ۱۵۰ کلومیٹر شمال میں مینگنیز کی کانیں ہیں۔ اس کے علاوہ بحر مردار سے پوٹاش اور دیگر قسم کے نمک کی غیر محدود مقدار حاصل ہو سکتی ہے۔ حکومت اردن پوٹاش کے اس پرانے کارخانہ کی جگہ جو ۱۹۴۸ء میں جنگ فلسطین کے زمانہ میں تباہ ہو گیا تھا۔ ایک نیا کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اردن میں سنگ مرمر کے بھی قیمتی ذخیرے موجود ہیں۔ جن کا دنیا کے بہترین ذخیروں میں شمار ہوتا ہے۔

زرعی وسائل اور صنعتیں

گیہوں، جو، مختلف قسم کے پھل اور تمباکو وغیرہ اردن کی خاص پیداوار ہے۔ ہر سال بکثرت پھل پڑوس کے ممالک یا یورپ کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض مرتبہ تو جب فصل اچھی ہوتی ہے۔ گیہوں اور جو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔

جہاں تک صنعتی ترقی کا تعلق ہے۔ اس میں بھی اردن پیچھے نہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ہز میجسٹی شاہ حسین ابن طلال نے اپنے ملک میں سیمنٹ کے پہلے کارخانہ کا افتتاح کیا۔ اس کے علاوہ یہاں سگریٹ کے دو کارخانے۔ پارچہ بافی کے کارخانے اور چمڑا رنگانے کے کئی کارخانے بھی ہیں۔

اردن کے فرمانروا ہز مجسٹی شاہ حسین اول

اردن کی شاہی سلطنت کے بادشاہ ہز مجسٹی شاہ حسین اول قصر رغدان عمان میں ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے ہز مجسٹی کا سلسلہ نسب براہ راست پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

ہز مجسٹی کو ان کے عالی مرتبت والدین کی خواہش کے مطابق جمہوری طرز کی تعلیم دی گئی ہز مجسٹی کی عمر مشکل سے پانچ سال ہوگی کہ انہیں عمان میں برٹش مشنری کنڈرگارٹن سکول میں داخل کر دیا گیا۔ بعد ازاں وہ مسلم کالج عمان میں داخل کئے گئے ہز مجسٹی نے شیخ ہاشم العربی محکمہ اسلامی امور کے ڈائرکٹر کی نگرانی میں متعدد نجی اساتذہ سے مذہبی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں ہز مجسٹی مصر میں وکٹوریہ کالج اسکندریہ میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے ثانوی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۵۲ء میں انگلینڈ تشریف لے گئے اور ہیرو میں داخل ہو گئے۔ دو سال کے بعد ہیرو اسکول کی گرمیوں کی تعطیل کے دوران میں ہز مجسٹی کے اردن کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد انہوں نے سینڈہرسٹ ملٹری اکاڈمی میں داخلہ لیا اور وہاں فوجی تربیت حاصل کی ہز مجسٹی کو عربی تاریخ اور قوانین سے کافی واقفیت ہے۔ جس نے ان کے ساتھیوں اور اساتذہ کو بہت متاثر کیا ہے۔ یہ لوگ ان کی نہ صرف ایک عالم کی حیثیت سے بلکہ ایک انسان کی حیثیت سے بھی عزت کرتے اور ان سے محبت کرتے ہیں۔ ہز مجسٹی کے پسندیدہ اطوار اور ان کی دلچسپ شخصیت نے انہیں قاہرہ اور انگلینڈ میں ہر دلعزیز بنایا ہے۔ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد ہز مجسٹی کو ۲ مئی ۱۹۵۳ء کو دستوری اختیارات حاصل ہوئے۔ اس سال یکم نومبر کو انہوں نے پارلیمنٹ کے ایک اجلاس کا افتتاح کیا۔

ہز مجسٹی نے اپنی رعایا سے ملنے اور ان کے مسائل کا جائزہ لینے کی غرض سے اپنے ملک کے ہر حصے کا دورہ کیا ہے۔ وہ اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور ملک کو ترقی دینے کی معاشی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے متمنی ہیں اور ہمیشہ اپنی حکومت کو ایسی اسکیموں پر تیزی کے ساتھ عمل درآمد کرنے کی ہدایات کرتے رہتے ہیں۔

ہز مجسٹی فوج کی پریڈوں۔ پبلک اداروں کے افتتاح اور تقسیم انعامات کے مواقع پر عوام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ یہ اس جمہوریت پسندی کا تقاضا جو ہز مجسٹی کی طبیعت میں اپنے ملک اور غیر ممالک میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ ان کا دروازہ رعایا کیلئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور عوام ملاقات کے مواقع پا کر اپنے ہر دلعزیز بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

عالمی امور کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اپنے ملک کے دوست پیدا کرنے کی غرض سے ہز مجسٹی نے عراق۔ سعودی عرب۔ ترکی برطانیہ (۳) اور دوسرے یورپی ممالک کے سرکاری دورے کئے ہیں۔ فوج کے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے ہز مجسٹی عرب لیجن سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اکثر فوجی کیمپوں۔ ڈویژنوں اور سیکشنوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہز مجسٹی نیشنل گارڈ کا معائنہ بھی کرتے ہیں جو عرب لیجن کے ساتھ ملک کے دفاع کا ذمہ دار ہے۔ ہز مجسٹی ہوا بازی۔ ڈرائیونگ۔ شہسواری اور فوٹوگرافی وغیرہ سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

کہ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی شکل میں جو ابتلاء پیش آیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ہم نے اپنے آپ کو بیدار کر لیا۔ اور ایسا بیدار کیا۔ کہ اب ہمیں تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے لئے کسی یاد دہانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم نے اپنا وعدہ سال کے آغاز میں ہی ادا کر دیا ہے۔ بے شک دعائیں اور صدقات بے حد ضروری ہیں۔ اور ان سے ایک آن بھی غفلت نہیں برتی جا سکتی۔ لیکن ہماری طرف سے خدمت اسلام کی سچی تڑپ کا یہ عملی اظہار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بحالی صحت کے لئے اکسیر کا جو کام دے سکتا ہے وہ ہماری زبانی ہمدردی اور جوش محبت میں ربوہ پہونچنے کی خواہش نہیں دے سکتی۔ خدا نے ہمیں محبت و اخلاص ولولہ و جوش اور دلی امنگ اور تڑپ کے اظہار کا ایک موقعہ بہم پہونچایا ہے۔ آؤ ہم اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے چندوں میں کمی کئے بغیر تحریک جدید کے وعدے یکمشت ادا کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں کہ اے امیر المومنین! تو ہمیں دل و جان سے بہت زیادہ عزیز ہے۔ ہم تیری خوشنودی کی خاطر اور تیرا سایہ اپنے اوپر دراز سے دراز تر دیکھنے کی خواہش میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

— اے خدا تو ایسا ہی کر —

امریکہ اور مصر کا نیا معاہدہ

واشنگٹن ۹ مارچ۔ بیرونی ملکوں میں امریکہ کی کارروائیوں کے محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ اور مصر کے درمیان ایک نئے معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت مصر میں صحت عامہ کے کاموں کو مزید وسعت دی جائے گی۔ معاہدہ کے تحت محکمہ موجودہ مالی سال میں ۱۲۰،۰۰۰ ڈالر امداد باہمی کے مشترکہ منصوبہ صحت کے لئے مہیا کرے گا۔ اور حکومت مصر کی جانب سے ۶۰۳۷۵ مصری پونڈ کی مالیت کے ضروری سامان وغیرہ مہیا کئے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں سے احباب کرام کی ربوہ میں آمد

ربوہ ـــــ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عیادت کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ یا جنہوں نے فون اور تار کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

عیادت کے لئے تشریف لانیوالے احباب

(۱) چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائل پور۔
(۲) چوہدری عبد الرحمٰن خاں صاحب بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائلپور
(۳) مستری محمد اسماعیل صاحب بجوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ
(۴) کرم دین صاحب شہر جہلم
(۵) عبد الرشید صاحب عابد حلال پور ضلع سرگودھا
(۶) چوہدری عطا محمد صاحب (چک لوہٹ) درویش قادیان۔
(۷) محمد شریف صاحب سکرٹری مال گوجرانوالہ۔
(۸) ماسٹر محمد علی خاں صاحب اشرف چنیوٹ
(۹) صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ بنوں۔
(۱۰) رشید احمد صاحب طبیب بہاولپور۔
(۱۱) ملک عطاء الرحمٰن صاحب لاہور
(۱۲) شیخ محمد رفیق صاحب امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔
(۱۳) عبد المالک صاحب زرگر چک ۹۸ شمالی سرگودھا
(۱۴) منصور احمد صاحب ظفر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان۔

بذریعہ تار صحت دریافت کرنیوالے احباب

(۱) خلیل احمد صاحب ناصر واشنگٹن۔
(۲) ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کراچی۔
(۳) فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس چترال
(۴) والدہ محمود احمد صاحب خلیل احمد صاحب کراچی
(۵) محمد اکرم صاحب غوری کسمو افریقہ۔
(۶) میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت کوئٹہ
(۷) ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری۔

بذریعہ فون خیریت دریافت کرنیوالے احباب

(۱) مختار صاحب از طرف جماعت احمدیہ کراچی۔

مغربی جرمنی اور پاکستان میں تجارتی معاہدہ کی گفتگو

کراچی ۹ مارچ۔ مغربی جرمنی کا ایک تجارتی وفد کل یہاں پہنچ گیا ہے۔ تاکہ مغربی جرمنی اور پاکستان کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدہ کے لئے حکومت پاکستان سے بات چیت شروع کی جائے۔ سابقہ معاہدہ کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ختم ہو چکی ہے۔ وفد کے قائد جمعہ کے روز کراچی پہنچنے والے ہیں۔ جن کی آمد پر بات چیت کو آخری شکل دی جائے گی۔ سابقہ تجارتی معاہدہ کے تحت مغربی جرمنی نے پاکستان سے کپاس۔ اون اور خام چمڑا درآمد کیا تھا۔ اور پاکستان نے مشینری اور دوسری صنعتی اشیاء درآمد کی تھیں۔

زلزلہ میں نقصان اٹھانے والوں کی امداد

لاہور ۹ مارچ۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب صوبائی شاخ نے اپنے ذخیرے میں سے ۲۸۰ نئے کمبل ان لوگوں کو بطور امداد دیئے ہیں۔ جنہیں حال ہی میں کوئٹے میں زلزلے سے نقصان پہنچا ہے۔ یہ کمبل گل بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ جو ریڈ کراس کی بلوچستان شاخ کے صدر ہیں۔

پشاور میں شاہ حسین کا پر جوش خیر مقدم

پشاور ۹ مارچ۔ سرحد کے پٹھانوں نے کل پشاور میں اردن کے شاہ حسین اور ملکہ زین کا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس تک دو میل لمبے راستے پر جو پرچموں اور خوبصورت دروازوں سے سجایا گیا تھا۔ سڑکوں کے دونوں جانب ہزاروں افراد قطار در قطار کھڑے شاہ اور ملکہ کا استقبال کر رہے تھے۔ اور شاہ حسین مسکرا مسکرا کر اور ہاتھ لہرا لہرا کر عوام کی تہنیت کا اعتراف کر رہے تھے۔ ہوائی اڈہ پر شاہ حسین کے اعزاز میں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ یہاں گورنر صوبہ سرحد خان قربان علی خاں اور وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے موصوف کا خیر مقدم کیا۔ شاہ جونہی طیارے سے اترے۔ اردن کا پرچم لہرایا گیا۔ اور فضائیہ کے بینڈ اور پاکستان کے قومی ترانے بجائے گئے فضائیہ ہی کے ایک دستے نے شاہ کو سلامی پیش کی۔ جس کے بعد شاہ کا صوبائی وزراء اور ریاستی حکمرانوں سفارتی نمائندوں اعلیٰ افسروں۔ قبائلی ملکوں اور ممتاز شہریوں سے تعارف کرایا گیا۔

مرکزی اعلیٰ ملازمتوں کے لئے امتحان

کراچی ۹ مارچ۔ حکومت پاکستان کی مرکزی اعلیٰ ملازمتوں میں بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان پاکستان پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام ۱۴ نومبر ۱۹۵۵ء سے شروع ہوگا۔ جس تاریخ سے درخواستیں دینے کے قواعد اور فارم وغیرہ دستیاب ہو سکیں گے۔ اس کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ آئندہ سے ہر سال یہ امتحان ماہ نومبر میں ہی ہوا کرے گا۔ بشرطیکہ آسامیاں خالی ہوں۔

ضروری اعلان

ماہ فروری کے بل مورخہ ۲ مارچ کو ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء تک دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی

(مینیجر الفضل ربوہ)

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا کامیاب جلسہ

(بقیہ صفحہ ۳)

مبلغ انچارج فری ٹاؤن کی طرف سے ملا جو احباب جماعت کو سنائے گئے جس سے اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا جذبہ نمایاں ہوتا تھا۔

اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے لیگوس نائیجیریا سے مسٹر حمزہ صاحب تشریف لائے ان کے بیان کے مطابق جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے دوران میں دیا کچھ مزید احمدی احباب بھی ان کے ہمراہ لیگوس سے گولڈ کوسٹ کا جلسہ سالانہ دیکھنے آ رہے تھے لیکن بوقت پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے رہ گئے۔

مسٹر حمزہ گولڈ کوسٹ میں تیس سال تک سلسلہ کی خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ آپ گولڈ کوسٹ مشن کے سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ تھے۔ تعلیم الاسلام احمدیہ مڈل سکول سالٹ پونڈ میں ہیڈ ماسٹر ہونے کے علاوہ بچوں کی دینی تربیت میں خاص حصہ لیا کرتے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں آپ لیگوس سے محترم مکرم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ گولڈ کوسٹ کی تحریک پر گولڈ کوسٹ تشریف لائے اور برابر سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔

مجلس مشاورت

گولڈ کوسٹ کے دستور کے مطابق دو دن سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ اور تیسرے دن مجلس مشاورت ہوتی ہے اسی پروگرام کے مطابق اتوار کو صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک احمدیہ مسجد سالٹ پانڈ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایگزیکٹو ممبران۔ چیف رؤساء اور لوکل رؤساء کے علاوہ جملہ پاکستانی مبلغ شریک ہوئے۔

مجلس شوریٰ میں آئندہ سال کے پروگرام کے لئے تبلیغ پر خاص زور دیا گیا۔ اور سال میں تین ہفتے تبلیغ کیلئے وقف کرنے کی تحریک کی گئی۔ اجلاس کے دوران میں ہی چندہ جات [illegible] اور رؤساء نے وعدے کئے علاوہ ازیں بلڈنگ فنڈ جمع کرنے پر زور دیا گیا۔

الغرض نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا پچیسواں جلسہ سالانہ سرانجام پایا۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً